بسم اللہ الرحمن الرحیم

فخرِ ملک و اشرفِ آدم ہے محمدؐ ۱ اکلیلِ سرِ عرشِ معظّم ہے محمدؐ
حقا کہ خداوندِ دو عالم ہے محمدؐ آخر ہے مگر سب سے مقدّم ہے محمدؐ
ایسا کوئی محرم نہیں اسرارِ اَحد کا
حال اس سے ہے پوشیدہ ازل کا نہ ابد کا

مختارِ زمیں باعثِ افلاک نبیؐ ہے ۲ والا گہرِ قلزمِ لولاک نبیؐ ہے
مصباح حریمِ حرمِ پاک نبیؐ ہے شیرازۂ مجموعۂ ادراک نبیؐ ہے
عالم میں وہ آیا تھا پہ دل سُوئے خدا تھا
حق اُس کا رضا جو وہ رضا جُوئے خدا تھا

آدم ہے وجودِ شہِ لولاک سے آدم ۳ عالم سب اسی شاہ کی ہستی سے ہے عالم
سر رشتۂ مہر اس کا اگر ہوتا نہ محکم تو ہوتے نہ اضدادِ عناصر کبھی باہم
کیا کیا کہوں کیا کیا ہے عنایاتِ محمدؐ
ہے باعثِ ایجادِ جہاں ذاتِ محمدؐ

۴
وہ پیشرو خیلِ رسولانِ سلف ہے آدم کو اسی نورِ الٰہی سے شرف ہے
یہ دُرِّ یتیم اور وہ پاکیزہ صدف ہے کرتا ہے پدر فخر زہے شانِ خلف ہے
پیغمبرِؐ برحق کی ہو کیا نعت کسی سے
خالق کو مباہات ہے ایجادِ نبیؐ سے

۵
جز ذاتِ خدا سب پہ محمدؐ کے ہیں احساں اس شاہ کے ہیں خوانِ کرم پر سبھی مہماں
وہ اصل ہے اور فرع ہے سب عالمِ امکاں تھا خلقِ دو عالم سے وہی مقصدِ یزداں
باطن میں بھی فیض اس کا ہے ظاہر بھی وہی ہے
اوّل بھی سبھوں سے وہی آخر بھی وہی ہے

۶
معراج سے جو اُس کو ملا رتبۂ اعلیٰ یہ رتبہ کسی اور پیمبرؐ نے نہ پایا
اللہ سے جو قربِ محمدؐ تھا کہوں کیا قوسین کا ہے فرق جہاں رتبۂ ادنیٰ
جبریلؑ امیں کو بھی نہ واں دخل کی جا تھی
یا احمدؐ مختار تھے یا ذاتِ خدا تھی

۷
اللہ نے دی تھی اُسے کونین کی شاہی اُمّی تھے پہ تھا دل میں بھرا رازِ الٰہی
دی سنگ نے اُس شہ کی رسالت پہ گواہی اشجار بھی اعجاز سے اس کے ہوئے راہی
دی مُردوں کو جاں، سبز کیا خشک شجر کو
دو کر دیا انگلی کے اشارے سے قمر کو

۸
بے سایہ جو مشہور وہ سلطانِ عرب ہے پیشِ عقلا وجہ یہ ہے اور یہ سبب ہے
ہے کون عدیل اس کا کہ وہ سایۂ رب ہے دنیا میں کسی سائے کا سایہ کہو کب ہے
ہے دوسری یہ وجہ کہ وہ جانِ جہاں تھا
بے سایہ ہے یہ جاں کی طرح سایہ کہاں تھا

پہلے کیا اللہ نے جس چیز کو پیدا ۹ لکھا ہے کہ وہ نورِ جنابِ نبویؐ تھا
دس سو برس اس دن سے وہ نورِ شہِ والا استادہ رہا رُوبرُوئے خالق یکتا
گہہ حمد و ثنا گہہ صفتِ قدرتِ حق تھی
اس نور پہ ہر دم نظرِ رحمتِ حق تھی

اس نور سے فرماتا تھا یہ حضرتِ معبود ۱۰ ہے خلق سے تو میری مراد اور مرا مقصود
عزت کی قسم اپنی جو تو ہوتا نہ موجود تو رہتی بنا عالمِ ایجاد کی نابود
پیدا کبھی کرتا نہ زمیں کو نہ فلک کو
دوزخ کو، نہ جنت کو، نہ آدم، نہ ملک کو

جو تیرا محب ہے ہمیں اس سے ہے محبت ۱۱ جو تیرا عدو ہے ہمیں اس سے ہے عداوت
دی ہم نے تجھے سارے رسولوں سے فضیلت ہر ایک کی امت سے ہے بہتر تری امت
نائب کسی مرسل کا نہیں تیرے وصی سا
بیٹی تجھے دی فاطمہ سی، خویش علیؑ سا

سبطین وہ بخشے تجھے جو ہم کو ہیں پیارے ۱۲ ہم ان کے رضا جُو وہ رضا جُو ہیں ہمارے
ہیں عرشِ معلیٰ کے وہ تابندہ ستارے بخشائیں گے امت کے ترے جرم وہ سارے
جو مرتبے تیرے ہیں وہ اوروں کے کہاں ہیں
وہ ختمِ رُسُل ہیں وہ شفیع دو جہاں ہیں

اک بار یہ سن کر سخنِ خالقِ اکرم ۱۳ سجدے کے لئے جھک گیا وہ نورِ مجسم
بالا کیا سجدے سے سرِ پاک کو جس دم پیشانی سے تب نور کے قطرے گرے پیہم
اس نور کے قطروں سے پیمبر ہوئے پیدا
دریائے نبوت سے یہ گوہر ہوئے پیدا

ان سب سے جنابِ احدی نے یہ ندا کی ۱۴ پہچانتے ہو منزلت و قدر کو میری
پہلے سبھوں سے نورِ محمدؐ نے صدا دی لاریب ہے تو خالق و معبودِ حقیقی
سجدہ تجھے واجب ہے کہ تجھ سا نہیں کوئی
تو رب ہے ہمارا ترا ہمتا نہیں کوئی

تب کرسی و لوح و قلم و عرشِ معلیٰ ۱۵ انجم و مہ و مہر و ملک و گنبدِ خضرا
شام و سحر و ظلمت و ضو جنت و دنیا اللہ نے سب نورِ نبیؐ سے کئے پیدا
حق یہ ہے کہ باعث ہے وہ عالم کی بنا کا
کیا رتبہ ہے کیا فیض ہے محبوبِ خدا کا

اس نور کو دو حصے کیا حق نے برابر ۱۶ اور پھر کئے ہر حصے کے دو حصے مکرر
دو ٹکڑوں سے مخلوق ہوئے احمدؐ و حیدرؑ پیدا ہوئے دو حصوں سے سبطینِ پیمبرؐ
زہراؑ کو پھر اس نور سے تنہا کیا پیدا
یوں پنجتنِ پاک کا نقشہ کیا پیدا

انساں سے بھلا ہوسکے ایسوں کی ثنا کد ۱۷ اک نورِ محمدؐ سے ہیں یہ تا بہ محمدؐ
واللہ علیؑ سے ہیں علیؑ تک سبھی امجد بعد ایک کے ایک ان میں سے ہے صاحبِ مسند
سمجھے نہ کوئی یہ کہ محمدؐ سے جدا ہیں
اک سیب کے ٹکڑے میں یہ سب نورِ خدا ہے

آدمؑ کو کیا فوجِ ملائک نے جو سجدہ ۱۸ یہ نورِ محمدؐ کا فقط پاسِ ادب تھا
ہے یوسفؑ یعقوبؑ کے جو حسن کا شہرا تھا واں بھی فقط نورِ محمدؐ ہی کا جلوہ
اک صاعقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکھا
موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا

ہیں سارے رسولوں سے زیادہ شرف اُن کے ۱۹ اللہ نے رتبے تو محمدؐ کو یہ بخشے
پر ایسے مصائب بھی کسی نے نہیں دیکھے ہر چند کہ سب موردِ آفات و بلا تھے
کیا کیا نہ دیے رنج انھیں اہلِ جفا نے
آرام نہ پایا کبھی محبوب خدا نے

کس کے شکمِ پاک پہ دروازہ گرایا ۲۰ بیٹی کو کہو کون سے مرسل کی ستایا
گردن میں رسن باندھ کے کس کو ہے پھرایا داماد کا حق کون سے مرسل کے مٹایا
مقتول کہو! کس کا نواسا ہوا سم سے
کس پیاسے کا کاٹا ہے گلا تیغِ ستم سے

گھر جل گیا چھینا گیا کس کا زر و زیور ۲۱ یہ ظلم ہوا کون سے مرسل کے حرم پر
تا شام گئی راہ میں بے مقنعہ و چادر اور کس کی نواسی پھری بلوے میں کھلے سر
اس پر بھی رہائی نہ ملی رنج و محن سے
گردن کو جو کھولا تو بندھے ہاتھ رسن سے

سہتے ہیں وہ درد و الم و رنج و مصیبت ۲۲ حق یہ ہے کہ ہوتی ہے جنھیں حق سے محبت
منہ پر ہے کھلا ان کے درِ محنت و حسرت نیکوں کے لئے خلق میں کیا کیا ہے اذیّت
خاصانِ خدا مُمتَحَنِ جور و جفا ہیں
اربابِ ولا جو ہیں وہ پابندِ بلا ہیں

تھے بطن میں مادر کے کہ والد نے قضا کی ۲۳ پہلے تو مصیبت یہ ہے شاہِ دوسرا کی
مادر نے بھی لی راہ، گلستانِ بقا کی جس دم چھ برس کے ہوئے قدرت سے خدا کی
دو صدمے ہوئے دُرِّ یتیمی کے جگر پر
دادا کے سوا کوئی نہ باقی رہا سر پر

دادا رہا ہر امر میں پوتے کا مُکَفِّل ۲۴ بن باپ کے فرزند کا تھا پالنا مشکل
دادا کو بھی درپیش ہوئی گور کی منزل جب آٹھ برس کا ہوا وہ سرورِ عادل
پھر راحت و آرام کی صورت کہو کیا تھی
تنہائی کی آفت تھی یتیمی کی بلا تھی

مادر نہ تھی جو چھاتی سے لپٹا کے کرے پیار ۲۵ جز ذاتِ خدا کوئی نہ تھا یار و مددگار
رو دیتے تھے دادا کے لئے دن میں کئی بار بابا کا تو دیکھا بھی نہ تھا آپ نے دیدار
بیکس پہ عجب حادثہ طفلی میں پڑا تھا
آنسو بھی کوئی پونچھنے والا نہ رہا تھا

تھا اک دلِ نازک پر وفورِ غم و محنت ۲۶ وہ صغرِ سن اور آہ وہ تنہائی کی آفت
چھپ چھپ کے کیا کرتے تھے خالق کی عبادت کفار سے رہتا تھا ز بس خوف اذیت
مظلوم کی طاعت کی ثنا کرتے تھے قدسی
احمدؐ کی یتیمی پہ بکا کرتے تھے قدسی

محبوب مرا گرچہ ہے بے والد و مادر ۲۷ کرتا تھا فرشتوں کو ندا خالقِ اکبر
بھیجو صَلٰوات اور سلام اس پر مکرر ہر آن حفاظت کے لئے میں تو ہوں سر پر
حاجت ہے محمدؐ کو نہ مادر نہ پدر کی
ہوتی ہے یتیمی سے فزوں قدر گہر کی

چالیس برس اس کو ستائے رہے مقہور ۲۸ خالق کو یہ توقیر تھی جس شاہ کی منظور
بس دشمنِ جاں ہوگئے سب کافر و مغرور جب حق نے کیا دعوتِ اسلام پہ مامور
راحت نہ ملی بادشہِ جن و بشر کو
ہر اک نے کسا قتلِ محمدؐ پہ قمر کو

جن لوگوں سے فرماتے تھے یہ احمدِؐ مختار ۲۹ اے قوم نہ اصنام کو سجدہ کرو زنہار
جز حق کے نہیں کوئی پرستش کا سزاوار قائل ہو خدا کے کلمہ کا کرو اقرار
وہ کہتے تھے ساحر ہے جواب اس کا نہ دو تم
کذّاب ہے، کاذب کی نصیحت نہ سنو تم

تھا خار کوئی راہ میں اس گل کے بچھاتا ۳۰ اور سنگ دلی سے کوئی پتھر تھا لگاتا
دانائے زماں کو کوئی دیوانہ بتاتا اس چاند پہ کوٹھے سے کوئی خاک گراتا
پُر خوں نظر آتا تھا سرو رُوئے مبارک
بھر جاتے تھے سب خاک میں گیسوئے مبارک

کفّارِ قریش آپ کے تھے در پئے ایذا ۳۱ دوبار بہم ہو کے سبھوں نے کیا نرغا
گردن میں ردا ڈال کے اس زور سے کھینچا جو صدمے سے دم گھٹ گیا محبوب خدا کا
یاں تک تو عداوت تھی ابو جہل لعیں کو
مجروح کیا سنگ سے حضرت کی جبیں کو

تنگ آن کے اس شاہ نے کی کعبہ سے ہجرت ۳۲ تو بھی نہ ملی ہاتھ سے ملعونوں کے راحت
ہشتاد و سہ بار ان سے لڑے اہلِ شقاوت منظور تھا کر دیجئے گل شمع رسالت
بے دینوں نے کی سخت بدی شاہِ امم سے
توڑا درِ دندانِ نبی سنگِ ستم سے

جس شمع کی ہو روشنی اللہ کو منظور ۳۳ ہوتا ہے فروغ اس کا زمانے سے کہیں دور
جوں جوں ہوئے جو یائے رواں ان کے وہ مقہور ہوتا گیا خورشید ہدایت کا فزوں نور
پانی جو دیا آبِ دمِ تیغِ علیؑ نے
سر سبز کیا گلشن اسلام نبیؐ نے

جس وقت ہوا کفر و ضلالت سے جہاں پاک ۳۴ اور دور ہوا گلشنِ دیں سے خس و خاشاک
رونے کی ہے جا سینے میں ہوتا ہے جگر چاک بیمار مدینے میں ہوئے سیدِ لولاک
اک بار خزاں آ گئی ہستی کے چمن میں
طاقت نہ رہی بیٹھنے اٹھنے کی بدن میں

تھی شدتِ تپ دم بہ دم اور ضعف تھا طاری ۳۵ تھے فاطمہؑ کے حال پہ اشک آنکھوں سے جاری
چھاتی سے لگا بیٹی کو با گریہ و زاری فرماتے تھے میں تجھ پہ فدا اے مری پیاری
اٹھنا مرا دنیا سے ترے حق میں ستم ہے
دشمن تجھے دکھ دیں گے جو غم ہے تو یہ غم ہے

حیدرؑ کو کبھی دیکھ کے پاس اپنے بلاتے ۳۶ کس پیار سے داماد کو چھاتی سے لگاتے
پہلو میں کبھی دونوں نواسوں کو بٹھاتے کچھ سوچ کے منہ چومتے اور اشک بہاتے
فرماتے تھے دونوں پہ فدا جانِ محمدؐ
پژمردہ ابھی سے ہیں یہ ریحانِ محمدؐ

افسوس مرے بعد ستم ہوئے گا اِن پر ۳۷ ہیہات مصیبت میں پڑیں گے مرے دلبر
مظلوم پہ کچھ رحم نہ کھائیں گے ستم گر آرام جہاں میں نہ ملے گا انھیں دم بھر
ناچار انھیں چھوڑتا ہوں امتِ بد میں
ان کے لئے تڑپے گی مری روح لحد میں

چھاتی پہ انھیں کون سلاوے گا مرے بعد ۳۸ کاندھے پہ انھیں کون چڑھاوے گا مرے بعد
کون ان کے بھلا ناز اٹھاوے گا مرے بعد روویں گے پہ چین ان کو نہ آوے گا مرے بعد
ماں باپ کو تو ہوش نہ ہوگا مرے غم میں
کون ان کی خبر لیوے گا اس درد و الم میں

یہ کہتے تھے اور تھی مَرَضُ الموت کی شدت ۳۹ تھی بسترِ آزار سے اٹھنے کی نہ طاقت
فرمایا ہوئی گھر میں جو اصحاب کی کثرت نزدیک ہے اب دارِ فنا سے مری رحلت
اندیشے کی جا گہ ہے یہ عبرت کا محل ہے
جو زندہ ہے اک دن اسے درپیش اجل ہے

تم سے یہ وصیت ہے کہ حق سے نہ گذرنا ۴۰ جو سنّت و واجب ہو خلاف اس کے نہ کرنا
ہر دم غضبِ حضرتِ معبود سے ڈرنا زنہار قدم راہِ ضلالت میں نہ دھرنا
واللہ فوائد ہیں بڑے حق کی رضا میں
مرتد ہے کرے گا جو خلل حکمِ خدا میں

تم پاس ہوں میں چھوڑتا دو امرِ عظیم اب ۴۱ قرآن ہے اور عترتِ اطہار مری سب
ناجی ہے وہ ان دونوں سے رکھے گا جو مطلب جو ہوگا خلاف ان سے، نہ بخشے گا اسے رب
ان میں سے ہر اک مصحفِ ایماں کا ورق ہے
تابع رہو ان کے یہ رضا مندئ حق ہے

واللہ اگر ان کی رضا مندی ہے درکار ۴۲ تم ان سے خصومت نہ کبھی کیجو خبردار
آزار مجھے دو گے جو دوگے انھیں آزار دونوں یہ جدا مجھ نہیں ہوویں گے زنہار
میں ساتھ تمھارے ہوں جو ساتھ ان کے رہو گے
مجھ سے اسی تقریب سے کوثر پہ ملو گے

پھر یوں کہا حیدرؑ کی طرف کرکے اشارا ۴۳ عاشق ہوں میں اس کا کہ خدا کا ہے یہ پیارا
واللہ مرے بعد یہ رہبر ہے تمھارا رنج اس کو کوئی دے یہ نہیں مجھ کو گوارا
سمجھے نہ وصی جو اسے باعث ہے وہ شر کا
مختار ہے یہ احمدِؐ مختار کے گھر کا

اک نور سے میں اور یہ ہوا خلق میں پیدا ۴۴ بھائی بھی یہ میرا ہے وصی بھی ہے یہ میرا
جو وعدے ہیں میرے یہ کرے گا انھیں ایفا جو دَین ہے مجھ پر یہ ادا اس کو کرے گا
یہ واقفِ گنجینۂ اسرارِ نہاں ہے
یہ حجتِ حق ہے یہ امامِ دو جہاں ہے

دشمن ہے جو اس کا مرا دشمن ہے وہ گمراہ ۴۵ جو دوست ہے اس کا وہ مرا دوست ہے واللہ
جو اس سے بغی ہووے گا کافر ہے وہ بدخواہ رتبے سے علیؑ کے میں تمھیں کرتا ہوں آگاہ
جس کو کہ یقیں اس کی امامت کا نہیں ہے
قائل وہ محمدؐ کی رسالت کا نہیں ہے

نہی اس کی جو ہے نہیِ رسولِ دوسرا ہے ۴۶ جو حکم علیؑ کا ہے وہی حکمِ خدا ہے
ناحق کوئی حق اس کا جو چھینے تو خطا ہے جو کام یہ کرتا ہے مناسب ہے بجا ہے
میں دشمنِ حیدرؑ پہ رعایت نہ کروں گا
محشر میں کبھی اس کی شفاعت نہ کروں گا

یہ سابق الایماں ہے، یہ ہے عابد و زاہد ۴۷ یہ وہ ہے رہا راہِ خدا میں جو مجاہد
سجدہ نہ کیا اور کو جز خالقِ واحد پیدا ہوا جب خلق میں اس کا ہوں میں شاہد
اک عشق ازل سے ہے اسے ذاتِ خدا سے
ہم نامِ خدا ہے یہ عنایات خدا سے

کعبے میں قدم مہرِ نبوت پہ دھرا ہے ۴۸ بیشک حق و باطل کو جدا اس نے کیا ہے
خالق نے اسے رتبۂ معراج دیا ہے یہ صاحبِ لولاک کے کاندھے پہ چڑھا ہے
یہ جرم گنہگاروں کا بخشائے گا رب سے
ہوگی مری امت کی نجات اس کے سبب سے

زوجہ اسے زہراؑ سی ہے خالق نے عطا کی ۴۹ وہ میرا کلیجہ ہے تو یہ جان ہے میری
ہے گو کہ وہ مخدومۂ عالم مری بیٹی میں کرتا ہوں تعظیم پہ اس کی ہے بزرگی
اس نورِ نظر پر یہ مرے حق کا کرم ہے
با خطِّ جلی عرش پہ نام اس کا رقم ہے

واللہ ستانا مری بیٹی کا زبوں ہے ۵۰ وہ مریم و حوا سے بھی رتبے میں فزوں ہے
تسلیم کو اس کی فلکِ پیر نگوں ہے وہ پارۂ تن ہے، مرا اور یہ مرا خوں ہے
جو بعد مرے نیک سلوک اس سے کرے گا
میں قبر میں آؤں گا وہ جس روز مرے گا

شاد اس کو کیا جس نے مجھے اس نے کیا شاد ۵۱ بیداد ہوئی اس پہ تو مجھ پر ہوئی بیداد
سمجھا تا ہوں حجت سے اسے دل سے رکھو یاد برباد ہوا میں جو ہوئی فاطمہؑ برباد
جس شخص سے زہراؑ کا نہ کچھ زور چلے گا
وہ تا بہ ابد آتشِ دوزخ میں جلے گا

تم سب میری بیٹی کی تو عزت سے ہو آگاہ ۵۲ وہ فاقہ کش و بے کس و مظلوم ہے واللہ
زوج اس کا ہے اقلیمِ امامت کا شہنشاہ پر دولتِ دنیا سے ہے ان دونوں کو اِکراہ
جز حق کے کسی سے نہیں کچھ کہتے ہیں دونوں
اک بوریے پہ فاقہ سے سو رہتے ہیں دونوں

بچوں کا ہے ساتھ او ربضاعت ہے بہت کم مایہ نہیں کچھ گھر میں خدا اس کا ہے محرم
خالق کی عبادت میں گزرتا ہے ہر اک دم ۵۳ آزوقۂ زہرا کو نہ چھینے کوئی اظلم
ہر چند کہ حاصل جو فدک کا ہے وہ کیا ہے
پر اس کو بہت ہے کہ وہ خالق نے دیا ہے

بیٹے ہیں جو اس کے وہ مرے لختِ جگر ہیں ۵۴ دونوں فلکِ عزّ و شرافت کے قمر ہیں
بحرین ہیں زہرؑا و علیؑ او روہ گہر ہیں اللہ کے پیارے ہیں محمدؐ کے پسر ہیں
ناخوش کیا خالق کو اگر ان پہ جفا کی
کیجو نہ خیانت یہ امانت ہیں خدا کی

سن سن کے یہ کہنے لگے اصحابِ موافق ۵۵ فرماتے ہیں وہ آپ جو ہے مرضیٔ خالق
کس پر نہیں روشن شرفِ مصحفِ ناطق ان باتوں سے جل جل کے ہوئے خاک منافق
موذی تھے عداوت سے نہ باز آتے تھے ظالم
جوں مارِ سیہ طیش سے بل کھاتے تھے ظالم

حال ان کا نظر آیا جو سلطانِ امم کو ۵۶ فرمایا کہ لے آؤ دوات اور قلم کو
تحریر تمھارے لئے کچھ کرنا ہے ہم کو تا راہِ ضلالت سے رکھو باز قدم کو
واللہ عمل گر مرے لکھنے پہ کرو گے
پھر حشر تلک تم کبھی گمراہ نہ ہوگے

اک شخص چلا لینے دوات اور قلم جب ۵۷ کہنے لگا از راہِ عداوت یہ کوئی تب
پھر آ ہمیں تحریرِ نبیؐ سے نہیں مطلب قرآن ہی کافی ہے ہمارے لئے بس اب
کہتا ہو جو ہذیاں اسے کب ہوش و خرد ہے
اِس وقت کی تقریر نہ تحریر سند ہے

تکرار سے ان سب کی جو اک غل ہوا برپا ۵۸ اس صدمے سے محبوبِ الٰہی کو غش آیا
کیا ظلم ہے کیا قہر ہے وا حسرت و دردا تحریرِ وصیت کے بھی مانع ہوئے اعدا
کہنا ہذیاں کا کلمہ حق میں نبیؐ کے
محبوبِ خدا سے یہ سخن بے ادبی کے

۵۹ جس کے لئے قرآں میں کہے خالق اکبر اے مومنو انصاف کی جا ہے وہ پیمبرؐ
ہذیاں کہے اس شخص کے حق میں وہ ستمگر جو کچھ ہے کلام اس کا نہیں وحی سے باہر
کونین میں لعن اس پہ نہ کیوں حشر تلک ہو
کافر ہے وہ خود کفر میں اس کے جسے شک ہو

۶۰ وہ سن چکا تم سے مجھے جس بات کا تھا غم اصحاب سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ بس اس دم
رویا کئے تا دیر شہنشاہِ دو عالم سب اٹھ کے گھر اپنے گئے صحبت ہوئی برہم
فرمائے سخن صبر کے حیدرؑ کو بلا کے
زہراؑ کو دلاسہ دیا چھاتی لگا کے

۶۱ زہراؑ کبھی روتی تھیں کبھی حیدرِؑ کرار اس دن سے ہوئی اور فزوں شدتِ آزار
خالق نے خبر پوچھی ہے یا احمدؐ مختار جبریلؑ امیں نے یہ کہا آن کے اک بار
ہر چند عیاں اس پہ ہر اک رازِ نہاں ہے
تم پر مگر الطافِ خدائے دو جہاں ہے

۶۲ کیا حال ہے جو سر نہیں تکیے سے اٹھاتے پوچھا ہے کہ کس طرح سے ہیں آپ کو پاتے
الطافِ خدا کے ہیں بیاں کب کئے جاتے حضرت نے کہا غش پہ ہیں غش متصل آتے
ایذائے مرض سے نہیں گھبراتا ہوں جبریلؑ!
پر آپ کو مغموم بہت پاتا ہوں جبریلؑ!

۶۳ دو اِذن مجھے آنے کا اے سیدِ اکرم آکر یہ صدا دی ملک الموت نے اس دم
یہ قابضِ ارواح ہے اے قبلۂ عالم جبریلؑ نے کی عرض یہ با دیدۂ پُرنم
اس نے کبھی رخصت نہیں مانگی ہے کسی سے
ہے اِذن طلب حکمِ جنابِ احدی سے

بعد آپ کے یہ آج سے لے تا بہ قیامت ۶۴ آنے کی کسی شخص سے مانگے گا نہ رخصت
یاں اس کو بلالوں میں جو دیں آپ اجازت جبریلؑ سے کہنے لگے اس وقت یہ حضرت
آنے دو اسے صابر و شاکر ہے محمدؐ
خالق نے بلایا ہے تو حاضر ہے محمدؐ

یہ سن کے اسے روحِ امیں نے جو بلایا ۶۵ تب پاس محمدؐ کے وہ با صد ادب آیا
تسلیم بجالا کے سخن لب پہ یہ لایا خادم نے شرف آ کے قدم بوسی سے پایا
یہ آپ کا اعلیٰ ہے مقام اے شہِ والا
فرمایا ہے خالق نے سلام اے شہِ والا

فرمایا کہ گر ہو مرے محبوبؐ کی مرضی ۶۶ تو جسم سے تو روح جدا کیجیو اس کی
راضی نہ محمدؐ ہو تو پھر آئیو جلدی جو اس کی خوشی ہو وہی خوشنودی ہے اپنی
وہ کیجیو جو حکمِ رسولِؐ مدنی ہو
محبوب کی میرے نہ کہیں دل شکنی ہو

فرمانے لگے اس سے یہ تب سیّدِ ابرار ۶۷ بندے پہ ہے کیا کیا کرم ایزدِ غفار
جان و تنِ احمدؐ کا ہے وہ مالک و مختار ہر حال میں خالق کی خوشی ہے مجھے درکار
کر قبض مری روح کو مرنے سے خوشی ہوں
مشتاقِ ملاقاتِ جنابِ اَحَدی ہوں

جب یہ ملک الموت سے فرما چکے حضرت ۶۸ زہراؑ کو بلا چھاتی لگایا بصد الفت
رو کر کہا اے فاطمہؑ ہم ہوتے ہیں رخصت سر پیٹ کے رونے لگی خاتونِ قیامت
زہراؑ کو کبھی دیکھتے تھے گاہ علیؑ کو
تر ریش تھی اشکوں سے یہ رقت تھی نبیؐ کو

پھر ہاتھ میں حیدرؑ کے دیا فاطمہؑ کا ہاتھ ۶۹ فرمایا امانت ہے خدا کی یہ خوش اوقات
تا زیست یہ ماتم میں مرے روئے گی دن رات زہراؑ سے کوئی دل شکنی کی نہ کرے بات
مہماں ہے یہ اس پر الم و غم ہے جہاں میں
واللہ حیات اس کی بہت کم ہے جہاں میں

پھر شبرؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بلایا ۷۰ منہ چوما جبیں چومی کلیجے سے لگایا
رو رو کے یہ پھر حیدرِؑ صفدر کو سنایا اب اٹھتا ہے ان دونوں کے سر سے مرا سایا
پیارے ہیں مرے پیار بہت کیجیو ان کو
جب روئیں تو چھاتی سے لگا لیجیو ان کو

جس وقت نبیؐ نے یہ کہا شیرِ خدا سے ۷۱ رونے لگے چھاتی سے لپٹ دونوں نواسے
اشک ان کے کیے پاک محمدؐ نے عبا سے دونوں نے کہا رو کے رسولِ دوسرا سے
لے لو ہمیں ہمراہ جہاں جاتے ہو نانا
بے ساتھ لئے ہم کو کہاں جاتے ہو نانا

رو رو کے پیمبرؐ نے کہا صدقے میں تم پر ۷۲ خالق نے بلایا ہے تأمّل کروں کیونکر
غم میں مرے دے صبر تمھیں خالقِ اکبر ناچار ہے کیونکر تمھیں لے جائے پیمبرؐ
فرزند تلک باپ کے کام آ نہیں سکتا
اس راہ میں ہمراہ کوئی جا نہیں سکتا

سن کر یہ سخن شور ہوا رونے کا برپا ۷۳ بستر پہ ہوئے راست شہِ یثرب و بطحا
نزدیکِ محمدؐ ملک الموت بھی آیا فرمانِ خدا فوجِ ملائک کو یہ پہنچا
نزدیک سواری ہے رسولِؐ عربی کی
صف باندھ کے تعظیم کرو روحِ نبیؐ کی

کھولو درِ افلاک مرے دوست کی خاطر ۷۴ دوزخ کو بجھا دو کہ ہو رحمت مری ظاہر
ہوں عرش کے ساکن درِ فردوس پہ حاضر حورانِ بہشتی ہوں مُکلّل بہ جواہر
سلطانِ رسالت کی ہے آمد کوئی دم کو
پلکوں سے مصفا کرو گلزارِ ارم کو

وہ آتا ہے جس کے لئے عالم کو سنوارا ۷۵ وہ آتا ہے جو عاشقِ صادق ہے ہمارا
وہ آتا ہے جو سب سے بہت ہم کو ہے پیارا وہ آتا ہے جو عرشِ معلیٰ کا ہے تارا
ہنگامِ تلطُّف ہے مدارات کا دن ہے
معشوق سے عاشق کی ملاقات کا دن ہے

وہ امر کیا اس نے جو کچھ تھی مری مرضی ۷۶ یہ وہ ہے ستم جس نے سہے راہ میں میری
اسلام کو رونق مرے محبوب نے بخشی آئینۂ ایمان کو پھر شکلِ جلا دی
تا زیست نہ آرام ملا اہلِ ستم سے
پر کی نہیں امت کی شکایت کبھی ہم سے

اور قابضِ ارواح نے یاں اپنا کیا کام ۷۷ سُکّانِ سمٰوات کو واں پہنچا یہ احکام
کانپ اٹھی زمیں ہل گئے مسجد کے در و بام بیت الشرفِ فاطمہؑ میں پڑگیا کہرام
فریاد گئی عرش تلک شیرِ خدا کی
کونین میں غل تھا کہ محمدؐ نے قضا کی

سر پر سے پٹک تاجِ تقرب یہ پکارا ۷۸ جبریلِؑ امیں کو نہ رہا ضبط کا یارا
محبوبِ خدا گلشنِ ہستی سے سدھارا دنیا میں اب آنا ہوا موقوف ہمارا
رونق نہیں بے صاحبِ معراج جہاں کی
فریاد ہے اٹھی بَرَکت آج جہاں کی

۷۹ احکامِ رسالت کسے پہنچائے گا جبریلؑ اب کس کے لئے وحیِ خدا لائے گا جبریلؑ
اب کس کی خبر لینے کو یاں آئے گا جبریلؑ کیا شبرؑ و شبیرؑ کو سمجھائے گا جبریلؑ
اب دوش پہ شفقت سے چڑھائے گا انھیں کون
اس پیار سے چھاتی پہ سلائے گا انھیں کون

۸۰ میں لٹ گئی ہے ہے ہوا ویران مدینہ چلاتی تھی یوں بنتِ نبیؐ کوٹ کے سینہ
طوفاں میں پڑا آلِ محمدؐ کا سفینہ آرام کا میرے نہ رہا کوئی قرینہ
بیتاب میں ہوتی تھی جو ہوتے تھے سفر میں
اب حشر تک آئیں گے نہ بابا مرے گھر میں

۸۱ کون آن کے چھاتی سے لگاوے گا مرا سر فاقوں میں مری کون خبر لیوے گا آ کر
کون اب کہے گا فاطمہؑ قربان میں تجھ پر کون اب کڑھے گا دیکھ کے کہنہ مری چادر
مظلوم و یتیم آج مجھے کر گئے بابا
کیا قہر ہے زہراؑ نہ موئی مرگئے بابا

۸۲ مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا پیار میں چھوٹی تھی جب سر سے اٹھیں مادرِ غمخوار
فرماتے تھے آپ آ کے نہ روائے مری دلدار میں سوتی تھی اور آپ رہا کرتے تھے بیدار
منہ پر ہے عبا بیٹی سے روپوش ہیں بابا
میں رو رو کے چلاتی ہوں خاموش ہیں بابا

۸۳ نانا کسے اب کہہ کے پکاریں گے یہ معصوم ہے ہے مرے بچے ہوئے اب بیکس و مظلوم
غمگین تو تھے اور بھی یہ ہوئیں گے مغموم تا حشر رہے دولتِ دیدار سے محروم
ان دونوں کی مظلومی و تنہائی کا غم ہے
مادر بھی تو مہماں ہے فقط باپ کا دم ہے

رو رو کے بیاں کرتے تھے یہ حیدرِؑ کرّار ۸۴ مجبور مجھے کر گئے یا احمدِؐ مختار
مرنے سے ہوا آپ کے میں بیکس و ناچار جز ذاتِ خدا کون ہے اب میرا مددگار
صابر رہا ایذا سہی گو فاقہ کشی کی
واللہ کمر ٹوٹ گئی آج علیؑ کی

کن آنکھوں سے دیکھوں تمھیں ہے ہے مرے مولا ۸۵ نزدیک مرے آج قیامت ہوئی برپا
حضرت مجھے گاڑیں گے یہ تھی مجھ کو تمنا سو آپ اٹھے خلق سے وا حسرت و دردا
کیونکر کفن و گور کی تدبیر کروں گا
کن ہاتھوں سے میں آپ کو مدفن میں دھروں گا

حیدرؑ یہ بیاں کرتے تھے با نالہ و افغاں ۸۶ اور شبّرؑ و شبّیرؑ کا تھا حالِ پریشاں
سر ننگے تھے اور چاک تھے کرتوں کے گریباں تھے نانا کی میت کے قریں خاک پہ غلطاں
منہ پر سے عبا کو کبھی سرکاتے تھے دونوں
رو کر کبھی چھاتی سے لپٹ جاتے تھے دونوں

نانا کے کبھی چہرے سے چہروں کو ملاتے ۸۷ ہاتھوں کو اٹھا کر کبھی آنکھوں سے لگاتے
خوابیدہ سمجھ کر کبھی بازو کو ہلاتے کرتے کبھی فریاد کبھی اشک بہاتے
کہتے تھے کبھی، آنکھیں نہیں کھولتے نانا
آزردہ ہیں ایسے کہ نہیں بولتے نانا

سر پیٹ کے کہتی تھی یہ زہراؑ نہ جگاؤ ۸۸ اب ہاتھ سے تم نانا کے بازو نہ ہلاؤ
بس دیکھ چکے آؤ ردا منہ پہ اوڑھاؤ زاری کرو فریاد کرو خاک اڑاؤ
جیتے ہو تو دنیا میں تمھیں کیا نہ ملے گا
نانا سا مگر چاہنے والا نہ ملے گا

تھا نالہ و فریاد سے ہنگامۂ محشر ۸۹ یہ سن کے وہ سر دے دے ٹپکتے تھے زمیں پر
منہ پیٹتے تھے ہاتھوں سے سلمان و ابوذر غل مسجدِ جامع میں یہ تھا ہائے پیمبرؐ
ماتم تھا ملائک میں رسولِ عربیؐ کا
تھا قومِ بنی جان میں غل سینہ زنی کا

اصحابِ نبیؐ جمع ہوئے ڈیوڑھی پہ آکر ۹۰ یاں غسل و کفن میں متوجہ ہوئے حیدرؑ
محروم سعادت سے رہے چند بد اختر تھے سب تو شریک کفن و دفنِ پیمبرؐ
پرسا بھی دیا آکے نہ زہراؑ و علیؑ کو
بے چین کیا روحِ رسولِ عربیؐ کو

ان سے وہ ستمگار ہوئے برسرِ کاوش ۹۱ کیا ظلم ہے کی جن کی پیمبرؐ نے سفارش
سب بھولے پیمبرؐ کے کرم اور نوازش یہ دولتِ دنیائے دُنی کی ہوئی خواہش
بس دخترِ سلطانِ رسالتؐ سے بدی کی
کچھ عزت و توقیر نہ کی آلِ نبیؐ کی

بے دینوں نے حق مصحفِ ناحق کا مٹایا ۹۲ یہ حفظِ مراتب تھا کہ قرآں کو جلایا
محروم رہیں، باپ کا ورثہ بھی نہ پایا کس ظلم سے کس جور سے زہراؑ کو ستایا
جس خط پہ ہوئی مُہر شہ جن و ملک کی
کی چھین کے پرزے وہ سند باغِ فدک کی

اس گھر کی یہ عزت کہ اسے آگ لگائی ۹۳ بے اذن جہاں تھی نہ فرشتے کی رسائی
پہلو پہ گرا در تو یہ فریاد مچائی تھی حمل سے محسن کے محمدؐ کی وہ جائی
ہے ہے مجھے غم اور دیا باپ کے غم میں
بے جان ہوا محسنِؑ معصوم شکم میں

ہیہات نہ اس ظلم پہ بھی ہاتھ اٹھایا ۹۴ کوڑا بہ ستم بازوئے زہرؑا پہ لگایا
مظلوم نے اک آہ کی ایسی کہ غش آیا آرام لحد میں بھی محمدؐ نے نہ پایا
رسی تو ادھر بندھتی تھی گردن میں علیؑ کی
مرقد میں ادھر روح تڑپتی تھی نبیؐ کی

جو احمدؐ و زہرؑا و علیؑ کو ہوئی ایذا ۹۵ جو ظلم و ستم شبرؑ و شبیرؑ پہ گزرا
ہوویں گے کبھی ظالم و مظلوم بھی یک جا اب جائے خموشی ہے **انیسؔ** آگے کہے کیا
جب حشر کو یہ دفترِ جاں سوز کھلے گا
اس ظلم کا بھی حال اسی روز کھلے گا